بسم اللہ الرحمن الرحیم

جاندار کی تصاویر والا اور کفار وفساق کی مشابہت والا لباس خریدنے، بیچنے کا حکم؟

دار الافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرع متین اس مسئلے کے بارے میں کہ جاندار کی تصاویر والا اور کفار وفساق کی مشابہت والا لباس خریدنے، بیچنے کا کیا حکم ہے؟

جواب

سوال دو امور (جاندار کی تصاویر اور کفار وفساق کی مشابہت والے لباس کی خرید وفروخت) کے متعلق ہے، لہٰذا ان کا جواب جاننے سے قبل ایک اصول سمجھ لیجئے تاکہ حکم سمجھنے میں آسانی ہو:

شریعتِ مطہرہ کا ایک بنیادی اصول یہ ہے کہ جو چیز گناہ کے لئے متعین ہو یا اس کا مقصدِ اعظم معصیت (یعنی گناہ) میں استعمال ہونا ہو، تو اسے بنانا، خریدنا، بیچنا اور خیرات کرنا گناہ پر تعاون کی وجہ سے ناجائز و حرام اور گناہ ہے۔ اب لباس کہ اس کا مقصدِ اعظم لُبس یعنی پہننا ہے، تو جس لباس کا پہننا حرام وگناہ ہو، اسے بنانا اور بیچنا تعاون علی المعصیت (یعنی اسے پہننے کے گناہ میں دوسرے کی مدد کرنے) کی وجہ سے ناجائز وگناہ ہے۔ البتہ اگر کسی طرح ممانعت کی وجہ ختم کر دی جائے، تو پھر یہ امور جائز ہو جائیں گے۔ اس تمہید کے بعد:

جاندار کی تصویر پر مشتمل لباس کے متعلق تفصیل یہ ہے کہ اگر کپڑوں پر جاندار کی چہرے سمیت تصویر اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے ہو کر دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل نظر آئے، ایسا لباس پہننا، پہنانا، خریدنا، بیچنا اور خیرات کرنا سب حرام ہے۔ البتہ اگر کسی بھی طرح مکمل تصویر یا کم از کم چہرہ محو کر دیا جائے، تو وجہ ممانعت ختم ہو جانے کی وجہ سے پہننا، خریدنا، بیچنا جائز ہو جائے گا۔

نیز **کفار اور فساق کی مشابہت والے کپڑوں** کی تفصیل یہ ہے کہ ایسا لباس جسے پہننا غیر مسلم یا فاسق مردوں، عورتوں کا طریقہ ہو اور انہی کے ساتھ خاص ہو، وہ لباس غیر مسلموں اور فساق کی مشابہت (یعنی ان جیسی شکل وصورت اور حُلیہ بنانے) کی وجہ سے ممنوع وناجائز ہے۔ نیز کفار وفساق کے بعض کپڑے بے پردگی پر بھی مشتمل ہوتے ہیں، جیسے عورتوں کی ٹائٹس یعنی تنگ وچست پاجامے وغیرہ (کہ ان کی وجہ سے اعضائے ستر کی بناوٹ وہیئت دکھائی دیتی ہے)، ایسے کپڑوں کا پہننا دوہری وجہ سے ناجائز ہوگا۔ البتہ ان کپڑوں سے کسی طرح مشابہت وبے پردگی وغیرہ ممانعت کا عنصر ختم کر دیا جائے، تو خرید وفروخت کی ممانعت بھی باقی نہ رہے گی۔

اصولی جزئیات:

گناہ پر تعاون کے متعلق ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ﴿وَ لَا تَعَاوَنُوْا عَلَى الْاِثْمِ وَ الْعُدْوَانِ﴾ ترجمہ: اور گناہ اور زیادتی پر باہم مدد نہ کرو“۔ (پارہ 6، سورۃ المائدۃ، آیت 2)

جو چیز گناہ کے لئے متعین ہو یا اس کا مقصدِ اعظم گناہ کا حصول ہو، اسے بیچنے کے متعلق جد الممتار میں ہے: "فاعلم ان معنی ما تقوم المعصیة بعینه ان یکون فی اصل وضعه موضوعاً للمعصیة او تکون ھی المقصودة العظمی منه، فانه اذا کان کذلک یغلب علی الظن ان المشتری انما یشتریه لاتیان المعصیة، لان الاشیاء انما تقصد للاستمتاع بھا، فما کان مقصوده الاعظم تحصیل معصیة معاذ اللہ تعالی کان شراؤہ دلیلاً واضحاً علی ذلك القصد، فیکون بیعه اعانة علی المعصیة" **ترجمہ: پس جان لو کہ بعینہ کسی چیز کے ساتھ معصیت قائم ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس کی اصل وضع ہی معصیت کے لئے ہو یا اس چیز سے مقصدِ اعظم گناہ کا حصول ہو، تو ایسی صورت میں خریدار کے متعلق یہ گمان غالب ہو گا کہ وہ اسے گناہ میں استعمال کے لئے خرید رہا ہے، کیونکہ چیزوں سے نفع حاصل کرنے کا ہی قصد ہوتا ہے، تو جس چیز کا مقصدِ اعظم معصیت کا حصول ہو، تو اس کا خریدنا گناہ کے قصد پر واضح دلیل ہے، تو اس شے کا بیچنا گناہ پر مدد کرنا ہے"۔ (جد الممتار، فصل فی البیع، جلد 7، صفحہ 75 تا 77، مکتبۃ المدینہ، کراچی)**

ناجائز کام پر مدد کرنے والی چیزیں بنانے اور فروخت کرنے کے ناجائز ہونے کے بارے میں در مختار میں ہے "فاذا ثبت کراھة لبسھا للتختم ثبت کراھة بیعھا وصیغھا لما فیه من الاعانة علی ما لا یجوز، و کل ما ادی الی ما لا یجوز لا یجوز" **ترجمہ: جب ان (مرد کے لیے سونے، پیتل اور تانبے کی) چیزوں کی انگوٹھیاں پہننے کی ممانعت ثابت ہوگئی، تو اس کے بیچنے اور بنانے کی کراہت بھی ثابت ہوگئی، کیونکہ اس میں ناجائز کام پر مدد کرنا ہے اور ہر وہ کام جو ناجائز کام کی طرف لے جائے، وہ بھی ناجائز ہوتا ہے"۔ (در مختار، کتاب الحظر والاباحۃ، فصل فی اللبس، جلد 9، صفحہ 595، مطبوعہ کوئٹہ)**

اسی بارے میں فتاوی رضویہ میں ہے: "یہ اصل کلی یاد رکھنے کی ہے کہ بہت جگہ کام دے گی۔ جس چیز کا بنانا، ناجائز ہوگا، اسے خریدنا، کام میں لانا بھی ممنوع ہوگا اور جس کا خریدنا، کام میں لانا منع نہ ہوگا، اس کا بنانا بھی ناجائز نہ ہوگا"۔ (فتاوی رضویہ، جلد 23، صفحہ 464، رضا فاؤنڈیشن، لاهور)

<u>جاندار کی تصاویر والے کپڑوں کے متعلق جزئیات:</u>

صحیح بخاری میں حضرت سیدنا عبد اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: "ان اشد الناس عذابا عند اللہ یوم القیامة المصورون" **ترجمہ: بیشک کل بروز قیامت اللہ تعالی کے ہاں لوگوں میں سے سب سے زیادہ عذاب تصویر بنانے والوں کو ہوگا"۔ (صحیح بخاری، کتاب اللباس، باب عذاب المصورون یوم القیامۃ، ج 2، ص 880، مطبوعہ کراچی)**

امام اہلسنت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کسی جاندار کی تصویر جس میں اس کا چہرہ موجود ہو اور اتنی بڑی ہو کہ زمین پر رکھ کر کھڑے سے دیکھیں تو اعضاء کی تفصیل ظاہر ہو، **اس طرح کی تصویر جس کپڑے پر ہو اس کا پہننا، پہنانا یا بیچنا، خیرات کرنا سب ناجائز ہے** اور اسے پہن کر نماز مکروہِ تحریمی ہے جس کا دوبارہ پڑھنا واجب ہے۔۔۔ ایسے کپڑے پر سے تصویر مٹا دی جائے یا اس کا سر یا چہرہ بالکل محو کردیا جائے، اس کے بعد اس کا پہننا، پہنانا، بیچنا، خیرات کرنا، اس سے نماز، سب جائز ہو جائے گا۔ اگر وہ ایسے پکے رنگ کی

ہو کہ مٹ نہ سکے دھل نہ سکے تو ایسے ہی کچے رنگ کی سیاہی اس کے سر یا چہرے پر اس طرح لگا دی جائے کہ تصویر کا اتنا عضو محو ہو جائے صرف یہ نہ ہو کہ اتنے عضو کا رنگ سیاہ معلوم ہو کہ یہ محو و منافی صورت نہ ہوگا"۔ (فتاوی رضویہ، جلد24، صفحہ567، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

کفار و فساق سے مشابہت کے متعلق جزئیات:

جو شخص جن لوگوں سے مشابہت کرے یا ان جیسا لباس پہنے، اس کا شمار انہی میں ہوتا ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "من تشبہ بقوم فھو منھم" ترجمہ: جو کسی قوم سے مشابہت کرے، تو وہ اُنہی میں سے ہے"۔ (سنن ابی داؤد، کتاب اللباس، ج2، ص203، الحدیث4031، مطبوعہ لاھور)

اس حدیثِ پاک کے تحت صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "یہ حدیث ایک اصلِ کلی ہے۔ لباس و عادات و اطوار میں کن لوگوں سے مشابہت کرنی چاہیے اور کن سے نہیں کرنی چاہیے، کفار و فساق و فجار سے مشابہت بری ہے اور اہلِ صلاح و تقوی کی مشابہت اچھی ہے۔ پھر اس تشبہ کے بھی درجات ہیں اور اُنہیں کے اعتبار سے احکام بھی مختلف ہیں۔ کفار و فساق سے تشبہ کا ادنٰی مرتبہ کراہت ہے"۔ (بہارِ شریعت، ج3، حصہ16، ص407، مطبوعہ کراچی)

سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کسی مباح کام کے متعلق فرماتے ہیں: "مگر اس حالت میں کہ یہ کسی شہر میں آوارہ و فساق لوگوں کی وضع ہو، تو اس عارض کے سبب اس سے احتراز (کرنا) ہوگا"۔ (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ200، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

فاسقین کی طرز کا لباس بنانا، ناجائز و گناہ ہے۔ فتاوی قاضی خان میں ہے: "الاسکاف او الخیاط اذا استوجر علی خیاطۃ شیء من زیّ الفساق ویعطی لہ فی ذلک کثیر اجر لا یستحب لہ ان یعمل، لانہ اعانۃ علی المعصیۃ" ترجمہ: موچی اور درزی کے لیے بہتر نہیں کہ وہ فاسق لوگوں کی طرز کے جوتے یا کپڑے سلائی کریں، اگرچہ بہت زیادہ رقم کے بدلے میں کیونکہ یہ گناہ کے کام پر دوسرے کی مدد کرنا ہے"۔ (فتاوی قاضیخان، جلد3، صفحہ306، مطبوعہ بیروت)

فتاوی رضویہ میں ہے: "کپڑے کی بناوٹ میں۔۔ بد وضع آوارہ فاسقوں کی مشابہت نہ پیدا ہو، مثلا مرد کو چولی دامن میں گوٹا پٹھا ٹانکنا مکروہ ہوگا، اگرچہ چار انگل سے زیادہ نہ ہو کہ وضع خاص فساق بلکہ زنانوں (عورتوں) کی ہے۔۔۔ **فاسقانہ تراش کے کپڑے یا جوتے پہننا گناہ ہے**"۔ (فتاوی رضویہ، جلد22، صفحہ137، رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب: مولانا محمد علی عطاری مدنی

فتوی نمبر: Pin-7148

تاریخ اجراء: 23 جمادی الثانی 1444ھ/16 جنوری 2023ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)
www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net